ہفتہ 17 مارچ 2001ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 17 مارچ 2001ء - 21 ذی الحج 1421 ہجری - 17 - امان 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 62

سچی زبان کے لئے دعا

حضرت شداد بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا ہمیں سکھاتے تھے:

اے اللہ میں تجھ سے سچی زبان اور قلب سلیم عطا کرنے کی التجا کرتا ہوں۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر 3329)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں درج ہے کہ جب وہ اپنے گھر سے طلب علم کے لئے نکلے، تو آپؒ کی والدہ صاحبہ نے ان کے حصہ کی اسّی اشرفیاں ان کی بغل کے نیچے پیراہن میں سی دیں اور یہ نصیحت کی کہ بیٹا جھوٹ ہرگز نہ بولنا- حضرت سید عبدالقادرؒ جب گھر سے رخصت ہوئے، تو پہلی ہی منزل میں ایک جنگل میں سے ان کا گذر ہوا- جہاں چوروں اور قزاقوں کا ایک بڑا قافلہ رہتا تھا- جہاں ان کو چوروں کا ایک گروہ ملا- انہوں نے آپؒ کو پکڑ کر پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ آپؒ نے دیکھا کہ یہ تو پہلی ہی منزل میں امتحان درپیش آیا- اپنی والدہ صاحبہ کی آخری نصیحت پر غور کی اور فوراً جواب دیا کہ میرے پاس اسّی اشرفیاں ہیں جو میری بغل کے نیچے میری والدہ صاحبہ نے سی دی ہیں- وہ چور یہ سن کر سخت حیران ہوئے کہ یہ فقیر کیا کہتا ہے! ایسا راستباز ہم نے کبھی نہیں دیکھا- وہ آپؒ کو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گئے اور سارا قصہ بیان کیا- اس نے بھی جب آپؒ سے سوال کیا- تب بھی آپؒ نے وہی جواب دیا- آخر جب آپ کے پیراہن کے اس حصہ کو پھاڑ کر دیکھا گیا، تو واقعی اس میں اسّی اشرفیاں موجود تھیں- ان سب کو حیرانی ہوئی- اس پر ان کے سردار نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے- اس پر آپؒ نے اپنی والدہ صاحبہ کی نصیحت کا ذکر کر دیا اور کہا کہ میں طلب دین کے لئے گھر سے نکلا ہوں- اگر پہلی ہی منزل پر جھوٹ بولتا تو پھر کیا حاصل کر سکتا- اس لئے میں نے سچ کو نہیں چھوڑا- جب آپ نے یہ بیان فرمایا، تو قزاقوں کا سردار چیخ مار کر رو پڑا اور آپکے قدموں پر گر گیا اور اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی- کہتے ہیں کہ آپؒ کا سب سے پہلا مرید یہی شخص تھا-

غرض صدق ایسی شے ہے جو انسان کو مشکل سے مشکل وقت میں بھی نجات دلا دیتی ہے- سعدیؒ نے سچ کہا ہے کہ ؎ کس ندیدم کہ گم شدہ از رہ راست- پس جس قدر انسان صدق کو اختیار کرتا ہے اور صدق سے محبت کرتا ہے اسی قدر اس کے دل میں خدا تعالیٰ کے کلام اور انبیاءؑ کی محبت اور معرفت پیدا ہوتی ہے- کیونکہ وہ تمام راستبازوں کے نمونے اور چشمے ہوتے ہیں-

(ملفوظات جلد اول ص 245)

☆☆☆☆☆

یوم تحریک جدید

امراء وصدر صاحبان یوم تحریک جدید 6 اپریل 2001ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام کریں-

(وکیل الدیوان تحریک جدید- ربوہ)

☆☆☆☆

بہترین استاد کا اعزاز

مکرم پروفیسر محمود حسین صاحب ڈین فیکلٹی آف آرکیٹیکچر اینڈ پلاننگ یو-ای-ٹی لاہور کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی طرف سے

``Best University Teacher for the year 2000

کا ایوارڈ ملا ہے- تقسیم ایوارڈ کی تقریب مورخہ 27 فروری 2001ء کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن میں منعقد ہوئی-

حکومت کی طرف سے اس ایوارڈ کے لئے گزشتہ سال کے آخر میں ملک کی تمام یونیورسٹیوں کے اساتذہ کے درمیان مقابلہ کا اعلان کیا گیا تھا اور اس کے لئے ایک خاص معیار مقرر کیا گیا تھا- اس معیار کے مطابق اساتذہ سے ان کی گزشتہ کارکردگی سے متعلق معلومات طلب کی گئی تھیں جس کے بعد ان معلومات کی مکمل چھان بین کے بعد یہ ایوارڈ دینے کا اعلان کیا گیا تھا-

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب کے لئے اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے-

☆☆☆☆

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈاکٹرز اور سٹاف نرسز کی آسامیاں

ڈینٹل سرجن- BDS ہونا لازمی ہے-

میڈیکل رجسٹرار MBBS ہونا لازمی ہے چھ ماہ کا ہاؤس جاب ضروری ہے-

گائنی رجسٹرار MBBS ہونا لازمی ہے چھ ماہ کا ہاؤس جاب ضروری ہے-

باقی صفحہ 7 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 150)

لطف و کرم کے بہار آفریں

واقعات

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بانی و مدیر اخبار الحکم قادیان دارالامان کے قلم سے۔

عفو کا پہلا واقعہ ذاتی خدام میں سب سے پہلے میں حضرت حافظ حامد علی مرحوم کے ایک واقعہ کو لیتا ہوں۔ انسان اپنے ملازموں اور نج کے خادموں پر ایک اثر خاص رکھتا ہے۔ اور اسے قدرتاً اور طبعاً ایک فوقیت ہوتی ہے۔ خود آقا اور نوکر کا مفہوم ہی ان کے مدارج میں ایک فرق پیدا کر دیتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود اپنے خدام کو اول تو وہ درجہ ہی نہیں دیتے تھے جو عام طور پر لوگ نوکروں کو دیتے ہیں۔ وہ انہیں اپنا بھائی اور عزیز سمجھتے تھے۔ حافظ صاحب بہت مخلص اور حضرت کے بہت پرانے خادموں میں سے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت نے ان کو کچھ کارڈ اور لفافے دیئے تا کہ وہ جا کر ڈاک خانہ میں ڈال آئیں۔ انہیں بھول گیا اور نہ صرف بھول گیا۔ بلکہ وہ ساری ڈاک کہیں گر بھی گئی۔ اس پر ایک ہفتہ گزر گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جو ان دنوں بچے تھے۔ اور صرف میاں محمود کہلاتے تھے۔ کچھ کارڈ اور لفافے لئے ہوئے حضرت کی خدمت میں دوڑتے آئے اور کہا۔ ابا ہم نے کوڑے کے ڈھیر سے خط نکالے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے دیکھا۔ تو یہ وہی خطوط تھے جو انہوں نے حامد علی کو دیئے تھے۔ ان میں بعض رجسٹرڈ تھے۔ اور آپ ان کے جواب کے منتظر تھے۔ اب خیال کرو کہ اگر کوئی اور ہوتا تو خدا جانے کیا آفت برپا ہوتی۔ کس قدر بوچھاڑ گالیوں اور درشت کلامی کی ایسے خادم پر ہوتی۔ مگر حضرت مسیح موعود ہیں کہ باوجودیکہ بعض ضروری امور معرض التوا میں پڑ گئے ہیں۔ اسی طرح بہشت در بغل ہیں حافظ صاحب کو بلایا گیا۔ ان سے کوئی باز پرس نہیں۔ کوئی سزا نہیں۔ کہا تو صرف یہ **کہا کہ حامد علی تمہیں نسیان بہت ہو گیا ہے۔ ذرا فکر سے کام کیا کرو** اس واقعہ کی عظمت اس وقت سمجھ میں آتی ہے جب تم خیال کرو۔ کہ اگر کوئی اور ہوتا تو کیا کرتا۔

دوسرا واقعہ اسی طرح حافظ غلام محی الدین صاحب مرحوم کا واقعہ ہے۔ وہ حضرت حکیم الامت خلیفہ اول کے رضاعی بھائی تھے۔ یہاں جلد سازی کر کے گزارا کیا کرتے تھے بہت ہی مخلص اور نیک آدمی تھے۔ اس وقت قادیان میں کوئی چٹھی رساں نہ تھا۔ اور نہ اس طرح پر لیٹر بکس جگہ جگہ رکھے ہوئے تھے۔ وہ اخلاص سے ڈاک خانہ جا کر سب دوستوں کی ڈاک لاتے اور عموماً سب کے خطوط لے جا کر پوسٹ کراتے۔ یہ کام محض ثواب کے لئے وہ کرتے تھے۔ بڈھے آدمی تھے۔ مگر جوانوں سے بڑھ کر ہمت رکھتے تھے۔ بعض اوقات وہ ایسے خطوط جو ڈاک میں ڈالنے ہوں یا جن کے مکتوب الیہ ملے نہ ہوں اپنی مصروفیات کی وجہ سے ایک پتھر کے نیچے رکھ دیتے۔ اور بھول جاتے۔ جب لیکھرام کے قتل پر خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے موافق تلاشی ہوئی۔ تو حافظ صاحب کے حجرہ سے بہت سے خطوط برآمد ہوئے۔ جو ابھی تک ڈاک میں نہیں ڈالے گئے تھے۔ تلاشی ہو چکی۔ اور حافظ صاحب کی اس غفلت کا علم ہوا۔ مگر جانتے ہو۔ اس رحیم و کریم انسان نے کیا کیا اور کیا کہا؟ سنو! ہنستے ہوئے حافظ صاحب سے پوچھا **حافظ جی یہ رکھنے کے لئے تو نہیں دیئے تھے۔ اگر آج یہ نہ دیکھے جاتے تو پتہ بھی نہ لگتا۔ خیر جو کچھ ہو گیا اچھا ہو گیا مصلحت الٰہی یہی ہو گی۔**

حافظ صاحب کا خون خشک ہو رہا تھا۔ جب یہ خطوط نکل رہے تھے۔ مگر اس ہمہ رحمت و کرم ہستی نے زجر اور توبیخ تو درکنار مسکراتے ہوئے کہا جو کچھ کہا۔

سوچو! اور پھر سوچو! کہ کیا یہ کسی معمولی انسان کا کام ہو سکتا تھا۔ اس قسم کے اخلاقی معجزات ہر شخص سے صادر ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

تیسرا واقعہ مرزا اسماعیل بیگ جو آجکل دودھ فروشی کی دکان کرتے ہیں۔ یہ اپنے بچپن ہی میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں آئے۔ نو دس برس کی عمر کیا ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ مجھ سے غلطیاں بھی ہو جاتی تھیں۔ میں بعض اوقات غفلت اور سستی بھی کرتا۔ مگر مجھ پر کبھی کوئی ایسا وقت نہیں آیا۔ کہ حضرت مسیح موعود نے مجھ کو ڈانٹا ہو۔ آخری زمانہ میں وہ پریس میں کام کرنے لگے تھے اور حضرت حکیم فضل الدین صاحب پریس کے مہتمم تھے۔ وہ بعض اوقات مرزا اسماعیل بیگ سے ناراض ہو جاتے۔ اور کاروباری اصول پر مواخذہ کرتے۔ مگر جب حضرت اقدس کے پاس فیصلہ جاتا۔ تو آپ یہ کہہ کر حکیم صاحب کو رخصت کر دیتے۔ حکیم صاحب! باہمیں مردماں بباید ساخت یہ پرانے لوگ ہیں اور بچپن سے میرے پاس رہے ہیں۔ حکیم صاحب کو بھی درگزر اور چشم پوشی کی ہدایت فرماتے۔

چوتھا واقعہ حضور کے ایک نہایت ہی مخلص دوست خان صاحب اکبر خاں صاحب تھے وہ ہجرت کر کے آئے۔ تو حضرت مسیح موعود کے گھر میں ان کو جگہ مل گئی حضرت مسیح موعود کی عادت تھی کہ آپ جب رات کو لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تو موم بتی جلایا کرتے تھے اور وہ بھی ایک دو نہیں۔ کئی بتیاں جلا کر رکھ لیتے تا کہ روشنی کافی ہو وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ان کی لڑکی نے حضرت کے کمرہ میں موم بتی جلائی۔ اور وہ رکھ کر چلی آئی۔ موم بتی گر گئی۔ اور اس سے وہ قیمتی مسودے جو حضور نے لکھ کر رکھے ہوئے تھے۔ جل گئے نہ صرف وہ بلکہ کچھ اور بھی نقصان ہوا۔ جب گھر میں خبر ہوئی تو خان صاحب کی بیوی اور لڑکی اور خود خاں صاحب کو سخت گھبراہٹ اور پریشانی ہوئی۔ کہ خدا جانے اب کیا ہو جائے گا۔ مگر حضرت مسیح موعود نے باوجودیکہ بہت محنت سے لکھے ہوئے مسودات جل چکے تھے۔ اور اس کے سوا بھی نقصان ہوا تھا۔ اس معاملہ پر ایسی چشم پوشی فرمائی۔ کہ اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ ایسے موقعہ پر انسان خود سوچے۔ کہ اس کی کیا حالت ہو سکتی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود جنت در بغل تھے۔ آپ کو نہ تو اس نقصان مسودات سے کچھ پریشانی ہوئی نہ رنج پیدا ہوا۔ بلکہ آپ نے یہ دیکھ کر کہ کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا۔ **خدا تعالیٰ کا شکر کیا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا بہت ہی شکر کرنا چاہئے کہ بہت بڑا نقصان نہیں ہوا۔**

یہ مطمئن قلب کا ایک منظر ہے۔ دیکھنے

باقی صفحہ 7 پر

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 22 مارچ 2001ء

12-30 a.m.	لقاء مع العرب نمبر185
1-30 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
2-00 a.m.	اطفال سے ملاقات۔
3-00 a.m.	کوئز پروگرام: سیرت حضرت مسیح موعود
3-25 a.m.	ترجمۃ القرآن سبق نمبر167
4-30 a.m.	اردو اسباق نمبر27
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
6-00 a.m.	لقاء مع العرب نمبر185
7-05 a.m.	ملاقات: اطفال الاحمدیہ
8-05 a.m.	اردو کلاس نمبر106
9-10 a.m.	اردو اسباق سبق نمبر27
9-55 a.m.	ترجمۃ القرآن سبق نمبر167
11-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
11-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-55 a.m.	سندھی پروگرام۔
12-40 p.m.	تبرکات حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کی تقریر
2-00 p.m.	لقاء مع العرب نمبر185
3-00 p.m.	اردو کلاس نمبر106
4-05 p.m.	انڈونیشین سروس۔
5-40 p.m.	سفر ہم نے کیا۔
6-05 p.m.	حضور کی مجلس سوال و جواب
6-50 p.m.	بنگالی سروس۔
8-05 p.m.	تقریر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
9-00 p.m.	چلڈرنز کارنر گلدستہ نمبر12
9-30 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
9-55 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت
11-15 p.m.	اردو کلاس نمبر107

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعہ 23 مارچ 2001ء

12-30 a.m.	لقاء مع العرب نمبر186
1-30 a.m.	ایم ٹی اے لائف سٹائل
1-40 a.m.	تبرکات: حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کی تقریر
3-00 a.m.	کوئز: تاریخ احمدیت
4-30 a.m.	سفر ہم نے کیا
5-05 a.m.	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں۔
5-40 a.m.	چلڈرنز کلاس۔
6-10 a.m.	لقاء مع العرب نمبر186
7-15 a.m.	تبرکات: حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کی تقریر
8-30 a.m.	اردو کلاس نمبر107
9-30 a.m.	ایم ٹی اے لائف سٹائل
9-40 a.m.	دستاویزی پروگرام۔
10-05 a.m.	مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کی تقریر
11-05 a.m.	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں۔
11-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
12-05 p.m.	کوئز: تاریخ احمدیت
12-40 p.m.	سرائیکی پروگرام۔
1-55 p.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر186
3-00 p.m.	اردو کلاس نمبر105
3-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-25 p.m.	بنگالی سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔ درود شریف
6-00 p.m	خطبہ جمعہ۔ (لندن سے براہ راست)
7-00 p.m.	دستاویزی پروگرام۔
7-25 p.m.	مجلس عرفان۔
8-20 p.m.	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-25 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
9-55 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔ درس حدیث۔
11-10 p.m.	اردو کلاس نمبر108

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

فخر الحق شمس صاحب

”کیا ہم اپنے کلیم کے لئے دعا نہیں کریں گے“ (حضرت مصلح موعود)

محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کی سیرت کے چند دلکش اور اہم نقوش

ان کی تو ساری عمر خدمت دین میں گزری ہے۔ کونسا وقت ہے جو انہوں نے خدمت میں نہیں گزارا

محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم جماعت احمدیہ کے فدائی۔ خادم اور قیمتی وجود 79 سالہ زندگی میں تین خلافتوں کے دوران چار براعظموں میں خدمات سرانجام دینے کے بعد اپنے لافانی آقا و مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ اپنی کامیاب و کامران زندگی میں کارنامے سرانجام دیتے اور خدمات بجالاتے رہے۔ سردست آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا مختصراً احاطہ کرنے کے لئے آپ کی وفات پر تشریف لانے والے بھائیوں۔ بیٹوں اور دیگر عزیز و اقارب کے ساتھ گفتگو کا اہتمام کیا گیا جس میں محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل محترم انتصار احمد نذر صاحب اور خاکسار راقم الحروف شریک ہوئے۔ اس محفل میں مولانا موصوف کی زندگی اور آپ کی سیرت کے کئی پہلوؤں پر گفتگو ہوئی جس کا ماحصل ہم اس مضمون میں بیان کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بعض دوستوں کے محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ کو موصول ہونے والے بعض مضامین اور خطوط میں سے چند اقتباسات بھی شامل کئے گئے ہیں۔

خلافت سے وابستگی

محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب بلاشبہ دینی و دنیوی لحاظ سے ایک کامیاب انسان تھے۔ آپ کی کامیابیوں کے پیچھے بہت سے عوامل کارفرما ہیں۔ جن میں سے ایک خلافت سے وابستگی ہے۔ آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت و امامت میں خدمت سلسلہ کی توفیق ملی ہے۔ اور ہر خلیفہ کی دعائیں اور خوشنودی حاصل ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا انداز محبت

1963ء میں ڈاکٹر کوامے نکرومہ پریذیڈنٹ حکومت غانا نے ملک کے مختلف مذہبی لیڈروں کو فلیگ سٹاف ہاؤس اکرا میں عشائیہ دیا جس میں مولانا موصوف کو بھی مدعو کیا گیا۔ دعوت کے بعد پریذیڈنٹ صاحب نے تمام مدعوئین لیڈروں کو فلیگ سٹاف ہاؤس دکھانا شروع کیا اور ایک موقع پر جب کہ آرچ بشپ آف کیتھولک پریذیڈنٹ کے دائیں جانب تھا اور مولانا موصوف پریذیڈنٹ کے بائیں طرف تھے۔ پریس فوٹو گرافر نے فوٹو لیا اور جب اخبار میں شائع ہونے والا یہ فوٹو محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو ارسال کیا تو باوجود بستر علالت پر ہونے کے آپ نے مولانا موصوف کے والد صاحب بزرگوار مکرم میاں سراج الدین صاحب سابق درویش قادیان کو مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب کے ذریعہ پیغام دے کر بلوایا اور والد صاحب کو فوٹو دکھا کر فرمایا:

”دیکھو ہمارے کلیم کو خدا تعالیٰ نے کتنی عزت دی ہے“

اس پر مولانا کے والد صاحب نے مشفق آقا سے اپنے بیٹے کے لئے درخواست دعا کی تو آپ نے فرمایا:

”کیا ہم اپنے کلیم کے لئے دعا نہیں کریں گے“

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی محبت و شفقت

1970ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مغربی افریقہ کے احمدیہ مشنوں کا دورہ کیا تو ان دنوں محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب غانا کے امیر اور مربی انچارج تھے۔ کماسی شہر کے قیام کے دوران مشفق آقا نے آپ کو اپنی وہ پگڑی عطا فرمائی جو آپ پہنے ہوئے تھے۔

مغربی افریقہ کے دورہ سے واپسی پر جو خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بیت المبارک میں ارشاد فرمایا اس میں جن مربیان کرام کے لئے مقام نعیم کا ذکر فرمایا اس میں ان کا نام بھی لیا۔ حضور فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان چھ ممالک کے تمام مشنری انچارج ظاہری طور پر جو مجھے نظر آیا.....اور جو میں نے مشاہدہ کیا وہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی اس مقام نعیم میں رہنے والے ہیں۔ بے نفس۔ اللہ کی محبت میں مست۔ اس کی مخلوق کی خدمت کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس دنیا میں بھی عزت کو پانے والے ہیں۔ حضور نے مزید فرمایا: ”میں نے محسوس کیا کہ ان سب کو اللہ تعالیٰ نے مقام نعیم عطا کیا ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں۔ میں نے ان کے لئے عزت کا مقام دیکھا۔ اسی طرح دنیا کی نگاہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک عزت اور احترام کا مقام عطا کیا ہے۔ ہمارے سفراء ان کی تعریف کرتے تھکتے نہیں۔ دوسرے ملکوں کے سفراء ان سے بڑے پیار سے ملتے ہیں اور پیار کے تعلقات ان کے ساتھ قائم ہیں۔ حکومت ان سے راضی ہے۔ عوام ان پر خوش ہیں۔ غرض ہر لحاظ سے ان کے چہروں پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کی شادابی ہمیں نظر آتی ہے اور ہماری جماعت کو ان کے لئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں ابرار ہی میں رکھے اور ہمیشہ اپنی نعمتوں کا انہیں وارث بناتا رہے“۔

(الفضل 30 جولائی 1970ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا انداز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کے امریکہ میں قیام کے دوران اپنے مکتوب گرامی میں اپنے ہاتھ سے تحریر فرمایا:

”آپ کا امریکہ کا دور امارت سب پہلوؤں سے بہت مبارک ثابت ہوا اور جماعت نے بہت ترقی کی“

مشفق آقا نے اپنے مکتوب گرامی میں تحریر فرمایا:

آپ کو نمایاں خدمت کی توفیق ملی ہے۔ اللہ آپ کے حسن کارکردگی کے اس انداز و معیار کو بہت بڑھائے اور بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آپ کے علم و عمل میں برکت دے اور استعدادوں کو جلا بخشے۔

حضور انور ایدہ اللہ کی دلجوئی

محترم عطاء اللہ کلیم صاحب کی وفات کے بعد جب آپ کے بھائی۔ بیٹوں اور دیگر عزیز و اقارب نے لنڈن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تو حضور نے مولانا موصوف کے بارے میں تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب تو ان لوگوں میں سے ہیں جن کا ذکر سورۃ فجر کی آخری آیات میں ہے۔ حضور انور نے فرمایا ان کی ساری عمر تو خدمات میں گزری ہے۔ کون سا وقت ہے جو انہوں نے خدمت میں نہیں گزارا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بہت مدد فرمائی ہے آپ کو ان کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔

محترم عطاء اللہ کلیم صاحب کی صاحبزادی ملاقات کے دوران جب رونے لگیں تو حضور انور نے نہایت شفقت سے انہیں فرمایا آپ کیوں گھبراتی ہیں آپ کو تو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا اچھا باپ دیا جس نے ساری عمر خدمت میں گزار دی۔ اس پر ان کو تسلی ہو گئی۔

دعاؤں اور نمازوں کی کیفیت

محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب نماز تہجد اور پنجوقتہ نمازیں بڑی باقاعدگی اور التزام سے ادا فرماتے تھے۔ احباب جماعت اور اپنی اولاد کو بھی اس کی مسلسل تلقین فرماتے رہے۔ انہوں نے ہمیشہ دوسروں کو یہ کہا کہ نمازوں کو ہمیشہ پابندی سے ادا کریں۔ اور خلیفہ وقت کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہیں یہ دو ایسی نعمتیں ہیں اگر آپ ان کو اپنے پاس رکھیں گے تو کبھی ضائع نہیں ہوں گے۔ کہا کرتے تھے۔ کہ میں ہر نماز میں خلفاء احمدیت۔ جن جماعتوں میں رہا ہوں ان کے لئے اور جس شخص نے بھی کہا ہو اس کا نام لے

کرو دعا کرتا ہوں۔ اور پھر اپنے سارے خاندان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ یہ بھی کہتے تھے کہ میں نے کوئی تہجد ایسی ادا نہیں کی جس میں پہلے جماعت کے لئے دعا نہ کی ہو۔ ایک دفعہ کسی وجہ سے تہجد کی نماز چھوٹ گئی۔ صبح اٹھے تو کہنے لگے۔ آج صدقہ دینا چاہئے میری تہجد کی نماز چھوٹ گئی ۔ رات کو جب سب اہل خانہ اکٹھے بیٹھے ہوتے تو جلد یہ کہہ کر اٹھ جاتے کہ صبح جلدی اٹھنا ہے اس لئے میں سونے جا رہا ہوں۔

محترم مولانا صاحب نے ایک دفعہ ذکر کیا کہ جب وہ گھانا میں مقیم تھے کہ صبح کے وقت ملٹری لیڈر نے ان کو بلایا۔ آپ حیران تھے کہ اتنی صبح بلایا ہے اللہ خیر کرے۔ جب آپ اس کے پاس پہنچے تو اس نے کہا اپنے خلیفہ سے کہیں کہ میرے لئے دعا کریں ان کو یہ بھی پتا تھا کہ ان کے خلیفہ کی دعا کتنی قبول ہوتی ہے اسی وقت محترم مولانا صاحب نے حضور انور کو خط لکھا کہ گھانا کا ملٹری لیڈر آپ سے دعا کی درخواست کر رہا ہے۔

عاجزی وانکساری

محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے عاجزی وانکساری جیسی اعلیٰ نعمتوں سے نوازا ہوا تھا۔ اپنوں یا غیروں سے ملتے وقت اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ فرماتے۔ جب آپ گھانا میں خدمات بجالا رہے تھے تو ایک وزیر نے کہا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ یہ بتائیے کہ آپ کن کے بیٹے ہیں آپ کے والد محترم کیا کرتے تھے۔ تو آپ نے کمال انکساری سے کہا کہ میں اس شخص کا بیٹا ہوں جو بیت الذکر میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ میرے والد صاحب مؤذن تھے۔ جب آپ احمدی ہوئے تو اس وقت حضور نے فرمایا مؤذن کے طور پر کام کریں۔ اس وزیر نے کرسی سے اٹھ کر آپ کو گلے سے لگایا اور کہنے لگا جس قوم میں آپ جیسے وجود ہوں وہی قومیں ترقی کیا کرتی ہیں۔

آپ میں ریاء نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ آپ اپنی کسی قسم کی عبادت یا خدمت کو ظاہر نہیں فرماتے تھے یعنی کسی کو معلوم ہی نہ ہو کہ آپ نے خدمت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی لیکن کبھی غرور یا دکھاوا نہیں کیا۔ خلیفہ وقت کے احکامات کے مطابق خدمات بجالاتے اور یہی نصیحت بہن بھائیوں اور بچوں کو بھی کیا کرتے تھے۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی درویشی کے ساتھ وقت گزارا۔ آپ کی طبیعت میں بڑائی یا انانیت شامل نہیں تھی جو بھی کام کرتے اور خدمات سرانجام دیں وہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہی تھیں۔ آپ ہمسایوں کے ساتھ نہایت حسن سلوک سے پیش آتے اور ان کے ساتھ ایسے رہتے گویا ایک ہی خاندان کے افراد ہوں۔

جذبہ خدمت خلق

دوسرے اخلاق حسنہ کے ساتھ ساتھ آپ میں خدمت خلق کا جذبہ بھی بدرجہ اتم موجود تھا۔ کمزور، نادار اور مسکینوں کی مدد کرنا ان کا شیوہ تھا۔ صدقہ و خیرات میں بھی کبھی کمی نہ کرتے۔ اکثر بزرگ مرد وخواتین کا بوجھ اٹھا لیتے اور ان کو گھر تک چھوڑ آتے۔ یہاں تک کہ آغاز میں جب لاہور میں بعض لوگ مسائل کا شکار تھے آپ ایک معمر بے سہارا عورت کو اپنے کندھے پر اٹھا لائے اور گھر والوں سے کہا کہ اس کی خدمت کرو۔

خاموش محبت

آپ اپنے اہل وعیال، بھائیوں اور عزیز واقارب سب سے ہمیشہ شفقت و محبت سے پیش آتے۔ اپنے بھائیوں سے تو والد محترم کی وفات کے بعد بالکل والد صاحب کی سی شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ ان کے پیار کا انداز خاموش تھا۔ بعض لوگ اپنے پیار اور شفقت کا اظہار کر لیتے ہیں لیکن ان کے پیار کا انداز بہت خاموش اور مہربان تھا۔ خاموشی سے پیار فرماتے۔ والدہ سے بھی ان کا بہت خاص تعلق اور پیار تھا۔ جب بھی والدہ کا نام لیتے تو آنکھوں میں آنسو آجاتے والد صاحب کے ساتھ بھی بہت محبت تھی ان کی ہر چیز کا خیال کرتے تھے۔ اپنے بچوں سے شفقت اور محبت کا سلوک کرنے کے ساتھ ساتھ دینی کاموں میں سستی یا غفلت پر خفا بھی ہو جاتے۔ بچوں کو ہمیشہ نمازوں کی طرف توجہ دلاتے رہتے۔ گھر میں داخل ہو کر اگر کسی نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ نہیں کہا تو اسے گھر سے باہر بھیج دیتے کہ واپس جا کر دوبارہ آؤ اور السلام علیکم کہو۔ خود ہمیشہ تلاوت قرآن کی اور بچوں کو نماز فجر کے بعد خاص طور پر تلاوت قرآن کی عادت ڈالی۔ فرمایا کرتے تھے کہ بیشک کم پڑھو لیکن باقاعدگی سے پڑھنا ضروری ہے۔ یہ بھی کہتے تھے کہ خاندان میں جتنی برکتیں اور ترقیات ہیں یہ صرف احمدیت کی بدولت ہیں۔

وقف زندگی اور اس کے تقاضے

محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے خود زندگی وقف کی اور لمبا عرصہ خدمات کی توفیق پائی۔ آپ وقف زندگی کے تقاضوں کو خوب سمجھتے تھے اور ساری زندگی بہت خوبی سے اپنے وقف کو پورا فرمایا۔

جب آپ پہلی مرتبہ افریقہ تشریف لے گئے تو آپ کے جڑواں بیٹے صرف سات دن کے تھے۔ آپ کی روانگی سے پہلے آپکی اہلیہ محترمہ نے کہا کہ میں ان جڑواں بچوں کو کیسے پالوں گی تو فرمانے لگے کہ میں ان بچوں کو اور تم کو خدا تعالیٰ کے حوالے کر کے جا رہا ہوں۔ اور پھر واقعی خدا کی راہ میں خدمات دینیہ بجالانے والے خادم کی خدا نے لاج رکھی۔ ان کے اہل خانہ کی حفاظت اور تائیدات فرما کر ترقیات سے نوازتا چلا گیا۔ اور آج وہی جڑواں بچے امریکہ میں خوش و خرم اور کامیاب زندگی گزار رہے ہیں۔

آپ جماعت کے مالی معاملات میں بہت احتیاط فرماتے تھے جب آپ افریقہ کے دور دراز کے گاؤں میں دوروں پر تشریف لے جاتے تو بعض لوگ ایسے مواقع پر نذرانہ بھی دے دیتے تھے تو آپ واپس آکر پورا نذرانہ جماعت کے سیکرٹری مال کے پاس جمع کرا دیتے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں جماعت احمدیہ کے لئے کام کر رہا ہوں اور یہ سب کچھ جماعت کا ہی ہے۔ جماعت کی گاڑی آپ نے کبھی بھی ذاتی کاموں کے لئے استعمال نہیں کی۔ آپ جماعت کی معمولی سے معمولی چیز بھی ضائع نہیں فرماتے تھے۔ آپ اکثر مثال حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب کی دیا کرتے تھے کہ جب وہ خط لکھتے تھے تو اپنا دیا جلا کر لکھتے تھے۔ اس دوران مشن ہاؤس کی لائٹ بند کر دیتے تھے کہ زیادہ خرچ ہوتی ہے۔ ان معاملات میں آپ حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب کا شاگرد کہلواتے تھے۔ اور اتفاق کی بات ہے کہ ان کے قدموں میں ہی آپ کی قبر بنائی گئی ہے۔

عہدیداران کی عزت اور احترام

آپ خلفاء کے نمائندوں اور عہدیداران جماعت کی بہت عزت کرتے تھے۔ اگر کسی بیت الذکر میں تشریف لے جاتے اور احباب جماعت آپ کو نماز پڑھانے کے لئے کہتے تو ان سے فرماتے کہ پہلے صدر صاحب جماعت سے پوچھیں اگر وہ اجازت دیں گے تو پڑھاؤں گا۔ خود نہیں پڑھا سکتا۔

درویشی اور تبحر علمی

محترم مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔ سرزمین امریکہ میں اعلائے کلمہ توحید کے جہاد میں محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کے ساتھ خاکسار کو چند سال کام کرنے ان سے جو روحانی قربت رہی اور پھر یہ تعلق تا دم مرگ نہ صرف قائم رہا بلکہ بڑھتا ہی رہا۔ اگر لفظ "درویش" کی کوئی تشریح کرنا مقصود ہو تو جن دوستوں کو آپ کے قریب رہنے کا موقع ملا وہ گواہی دیں گے کہ آپ اس لفظ کی عملی و عکسی تصویر تھے۔ آپ کے سفر و حضر میں ہمرکاب ہونے کے مواقع ملے۔ میں نے آپ کو ہمیشہ ذکر اذکار کرتے پایا۔ قناعت سادگی۔ وفا، جماعتی غیرت، دعوت الی اللہ الغرض مومن کی جیتی جاگتی اور چلتی پھرتی عملی تصویر تھے۔ یوں لگتا ہے میں نے آپ کے ساتھ چار سال نہیں بلکہ عمر کا ایک لمبا عرصہ گزارا ایک مرتبہ میں نے پوچھا مولوی صاحب! افریقہ میں اس قدر مشکلات میں وقت گزارا آپ کی کامیابی کا راز کیا تھا۔ انہوں نے کہا مشکلات تو تھیں لیکن یوں لگتا تھا کہ خدا ساتھ ساتھ ہے اس لئے بظاہر مشکل وقت بھی اس کے فضل سے آسان ہو جاتا۔ ایک مرتبہ امریکہ میں ایک عیسائی ادارے کا انچارج اور طالبعلم آپ سے گفتگو کے لئے آئے تو میں نے دیکھا کہ آپ نے زبانی ہی بائیبل سے اس قدر حوالے پیش کئے کہ آخر عیسائی بھی بول پڑے کہ اتنے حوالے تو ہمیں بھی یاد نہیں۔

شفقت اور دعا

محترم مرزا محمد افضل صاحب مزید لکھتے ہیں: آپ کے ساتھ کام کرتے ہوئے کبھی یہ محسوس نہیں ہوا کہ آپ کچھ فاصلہ رکھے ہوئے ہیں بلکہ آپ کی شفقت نے ایسی بے تکلفی پیدا کر رکھی تھی جس میں احترام کے ساتھ ساتھ تمام امور بھی بڑے احسن رنگ میں طے پا جاتے۔ آپ کی مخصوص مسکراہٹ کسی کام کی اجازت کے لئے خاموش منظوری کا کام دیتی تھی۔ مجھے ہمیشہ یہ فرماتے کہ میں ہر نماز میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں۔ وفات سے چند روز پہلے میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا آج میرا نام لے کر دعا کی تھی۔ کچھ خاموش رہنے پر میں نے اصرار کیا تو پیار سے فرمایا "ہاں بابا کی تھی"۔ خدا تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آپ کی اولاد کے لئے دعا مجھ پر واجب ہو گئی ہے خدا تعالیٰ ان کی تمام اولاد کو وہ نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو آپ نے جاری رکھیں۔

محترم عبدالمالک صاحب آف لاہور تحریر فرماتے ہیں۔ خاکسار 1978ء میں امریکہ گیا اس وقت محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب امریکہ کے امیر و مشنری انچارج تھے۔ ہمارا قیام مشن ہاؤس واشنگٹن میں تھا۔ ان سے ملاقات ہوئی جس میں انہوں نے بہت خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا اور پر تکلف چائے پلائی۔ عصر کی نماز کے بعد مجھے بازار لے گئے وہاں سے مرغی کا گوشت اور دیگر اشیاء خرید کر واپس مشن ہاؤس آئے۔ مجھ سے کہا ان کو فرج میں رکھ دو۔ فرج میں رکھنے کے بعد میں نے استفسار کیا کہ مولانا صاحب وہاں تو مرغی کا گوشت پہلے سے بھی موجود ہے۔ دوبارہ خریدنے کی کیا ضرورت تھی۔ فرمانے لگے وہ جماعت کا سامان ہے۔ تم میرے ذاتی مہمان ہو اس لئے ذاتی رقم سے یہ اشیاء خرید کرلایا ہوں۔ اللہ اللہ کتنا بڑا مقام اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا ہوا تھا۔ اس بات کو 22 سال کا عرصہ گزر چکا ہے مگر آج بھی زندگی کے

امور میں میرے لئے یہ بات مشعل راہ کا موجب بنی ہوئی ہے۔

خلیفہ وقت کی دعا

محترم عبدالمالک صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب سے 1997ء کے جلسہ سالانہ جرمنی میں ملاقات ہوئی۔ ہمارا کافی وقت اکٹھا گزرا۔ ایک دن میں نے اپنے کسی ذاتی کام کے لئے دعا کی درخواست کی۔ جس پر انہوں نے فرمایا حضور کو خط لکھا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں! حضور پر نور کو خط کا عریضہ لکھا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا پھر کام ہو جائے گا۔ کیونکہ آج خدا تعالیٰ نے دنیا میں انؐ کو اپنا خلیفہ بنایا ہے اور خدا تعالیٰ سب سے زیادہ ان کی دعائیں سنتا ہے۔ ہم بھی ان کی دعاؤں کے محتاج ہیں۔ میں بھی آپ کے لئے دعا کروں گا۔ مگر آپ میرے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ وقف زندگی کے تقاضے مجھے پورا کرنے کی توفیق دے اور میرا انجام بخیر ہو۔

آپ بہت بزرگ. خادم سلسلہ. مشفق اور دعائیں کرنے والے انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی مقبول خدمت کی سعادت سے نوازے آمین۔

خلیفہ وقت کی محبت

محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب جرمنی سے لکھتے ہیں ہم جامعہ احمدیہ قادیان میں پڑھتے تھے کہ محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب افریقہ خدمت دین کے لئے روانہ ہوئے۔ ہمارے دل میں ان کی بہت عزت اور قدر و منزلت تھی۔ ہمیں پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر کے ایک کمرہ میں اکٹھے کام کرنے کا موقع ملا۔ وہ سیکرٹری حدیقہ" المبشرین اور خاکسار سیکرٹری نصرت جہاں۔ ایک دن محترم سلیم صاحب ہمارے پاس خوش خوش آئے اور کہا تم دونوں جرنیلوں کو حضرت صاحب (حضرت خلیفہ" المسیح الثالث) نے یہ شہد بھجوایا ہے۔ اس دن سے ہم دونوں جرنیلوں کی دوستی پکی ہو گئی۔ ہم ایک دوسرے کے لئے دعائیں نام لے کر کرتے تھے اور باقی کاموں میں بھی ہمارا حساب مشترکہ ہوتا تھا۔

دعوت الی اللہ کے نئے انداز

دعوت الی اللہ میں آپ نئے سے نئے انداز اپنایا کرتے تھے۔ دعوت الی اللہ میں جوش. لگن. عزم و استقلال اور نئے سے نئے پروگرام آپ کی شخصیت کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ گھانا میں قیام کے دوران دوروں پر اپنے بچوں کو بھی اکثر ساتھ لے جایا کرتے تھے تاکہ ان کی نہ صرف تربیت ہو بلکہ دعوت الی اللہ کا جوش و جذبہ بھی بچپن سے ان کے دلوں میں جاگزیں ہو جائے۔ جب کبھی آپ گھانا کے کسی گاؤں میں دعوت الی اللہ کے لئے تشریف لے جاتے تو وہاں پہنچ کر دو تین احمدیوں کو فرماتے کہ مختلف فاصلے پر کھڑے ہو کر اور چاروں طرف منہ کر کے ندائے توحید بلند کرنی شروع کر دو۔ اور آپ ان کے درمیان میں میز کرسی رکھ کر بیٹھ جاتے۔ توحید کی آواز سن کر گاؤں کے مقامی لوگ آہستہ آہستہ آپ کے گرد اکٹھا ہونا شروع ہو جاتے۔ جب 40,30 کی تعداد میں لوگ آ جاتے تو وجیہے مگر اعتماد کے ساتھ وہاں کے باسیوں کو خدا کا پیغام پہنچاتے. جماعت احمدیہ کا تعارف پیش فرماتے اور ان کو دین حق کا راستہ دکھاتے۔ اسی طرح مارکیٹوں اور بازاروں میں بھی یہی طریقہ آزماتے اور کامیابیاں حاصل کرتے۔

گھانا میں آپ بہت دور دراز کے سفر طے کر کے دعوت الی اللہ کے لئے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سخت گرمیوں میں افریقہ کے ایک دور دراز کے گاؤں میں خدا کا پیغام پہنچانے جا رہے تھے کہ گاڑی خراب ہو گئی اور پانی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ نزدیک کے علاقوں میں تلاش کیا لیکن کہیں بھی پانی نظر نہ آیا۔ دعاؤں کے ساتھ دو گھنٹے تک پانی کی تلاش کی گئی۔ آخر خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنا. ایک گاڑی پاس سے گزری. اسے روک کر پانی لیا اور یوں مسئلہ حل ہوا۔

گھانا کے شمالی علاقہ کا موسم گرم ہوتا ہے۔ ایک دفعہ آپ وہاں دورہ پر تشریف لے گئے. وہاں پانی کی تبدیلی کے باعث آپ کو پیشاب کی تکلیف ہو گئی۔ آپ ایسی جگہ پہنچے تھے جہاں کوئی ہسپتال یا ڈسپنسری موجود نہیں تھی اور نہ ہی کسی قسم کی مدد مل سکتی تھی۔ آپ اس موقع پر صرف دعائیں کر رہے تھے اور آخر کار خدا تعالیٰ نے اس ویران جگہ آپ کی دعاؤں کو سنا اور آپ کو شفا عطا فرمائی۔

آپ کی تقاریر. درس اور قلمی جہاد جماعت احمدیہ میں بہت مشہور تھا۔ چاروں براعظموں میں خدمات کے دوران بیشمار تقاریر. لاتعداد درس اور ان گنت قیمتی مقالے اور مضامین آپ کی زندگی میں بیش قیمت اثاثہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین۔

خطوط ✉ آراء ✍ تجاویز

اس بار روزنامہ الفضل کے سالانہ نمبر 2000ء پر قارئین کی طرف سے موصول ہونے والے خطوط اور تبصرے شائع کئے جا رہے ہیں۔

محترم ریاض محمود باجوہ صاحب

ربوہ سے تحریر کرتے ہیں ذات وصفات باری تعالیٰ جیسے مقدس موضوع پر یہ تاریخی دستاویز نہایت مفید' موزوں اور معیاری معلومات سے معمور ہے۔ اس اہم نمبر کی تدوین و اشاعت پر ادارہ الفضل کی محنت و مہارت قابل ذکر و ستائش ہے۔ اس نمبر کے لئے بڑی محنت سے سبھی مضمون نگاروں نے بڑا اہم مواد مہیا کیا ہے۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کے ریفرنس اور جماعتی لٹریچر کا تعارف آئندہ کے لئے اس موضوع پر لکھنے والوں کو فائدہ پہنچائے گا۔ تاریخی تصاویر سے مزین دیدہ زیب ٹائٹل حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک الہام کی سچائی کی واضح اور روشن دلیل پیش کرتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں بیان شدہ صفات الٰہیہ کا ظاہری و باطنی رنگوں سے رنگین چارٹ طبعی اور روحانی تسکین کے ساتھ ساتھ انسانی روح کے لئے باعث راحت و فرحت اور قلب و ذہن کے لئے موجب سرور و بہجت ہے۔ منظومات بھی بہترین انتخاب ہے۔

محترم حنیف احمد محمود صاحب

اسلام آباد سے لکھتے ہیں۔ بیسویں صدی کے آخر پر اکیسویں صدی کے انسان کے لئے "توحید باری تعالیٰ" پر مشتمل نمبر سے بڑھ کر اور کوئی تحفہ نہیں ہو سکتا۔ جس کا آپ نے اپنے اداریہ میں ذکر کر کے اس نمبر کو پاک و برتر ہستی کی طرف منسوب کیا ہے۔ ویسے تو سارا پرچہ ہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیار کی پینگیں بڑھانے کا موجب ہے۔ ہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں جماعت میں موجود لٹریچر کو ایک جگہ آپ نے جمع کر دیا ہے یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔ عجیب اتفاق ہے کہ جس روز مجھے سالانہ نمبر ملا۔ اس سے اگلے روز مکرم قائد صاحب ضلع اسلام آباد میرے پاس آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ تعالیٰ کی ایک رؤیا کا ذکر کر کے اسمائے الٰہی پر مشتمل کیسٹس (خطبات) کی تاریخیں طلب کیں۔ اگر الفضل کا نمبر مجھے نہ ملا ہوتا اور میں نے رات کو اس کی ورق گردانی نہ کی ہوتی تو مجھے یہ تاریخیں ڈھونڈنی پڑنی تھیں۔ میں نے فوراً سالانہ نمبر سے تاریخیں دیکھیں اور قائد صاحب کو بتا دیا۔ توحید باری تعالیٰ کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کے ہر صفحہ کے نیچے شائع ہونے والے اقتباسات نے بھی اخبار کی خوبصورتی میں اضافہ کیا ہے۔

محترم شبیر احمد ثاقب صاحب ربوہ

سے لکھتے ہیں۔ خاکسار آپ کو اور ادارہ الفضل کو شاندار سالانہ نمبر شائع کرنے پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے میرے خیال میں آپ نے دو صدیوں کے سنگم پر اس سالانہ نمبر کے لئے جو عنوان منتخب کیا ہے اس سے بہتر کوئی اور عنوان نہیں ہو سکتا تھا۔ سارے مضامین ہی بہت اچھے ہیں۔ مضامین میں سے حضرت میر محمد اسماعیل کا مضمون مغفرت الٰہی کے نظارے اور انڈیکس خطبات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور اسی موضوع پر مطبوعہ احمدی لٹریچر کی فہرست دے کر آپ نے اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے بہت جامع اور مفید مواد مہیا کیا ہے۔

محترم عبدالمالک صاحب لاہور

سے لکھتے ہیں۔ الفضل کا سالانہ نمبر اچھا ہے۔ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر خدمت کرنے والے کو جزا دے۔

محترم محمد طارق محمود صاحب

ربوہ سے لکھتے ہیں۔ روزنامہ الفضل کا سالانہ نمبر دیکھ کر اور پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اس وقت انسان کو قادر مطلق اور خالق انسانیت کا چہرہ ذات و صفات کے لحاظ سے اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ لوگ بھول بھلیوں اور سرکشیوں کی نظر ہوتے جا رہے ہیں۔ خدا کرے کہ پیاسی روحیں اس سالانہ نمبر کے چند اوراق اور کلمات سے اپنی پیاس کو بجھانے کی کوششیں کریں اور چشمہ توحید کو حرز جان بنا کر اپنی مادی دنیا اور آخرت کو سنواریں۔

محترم مظفر احمد شہزاد صاحب ربوہ

سے لکھتے ہیں۔ ماشاء اللہ توحید باری تعالیٰ کے عمیق مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعود اور خلفاء کے ارشادات پڑھ کر علم میں بہت اضافہ ہوا۔ ویسے تو روزنامہ کا الفضل اتنے مفید اور دلچسپ مضامین اور معلومات پر مشتمل ہوتا ہے کہ سارا پڑھے بغیر سکون نہیں ملتا۔

☆☆☆☆

چندہ وقف جدید کے دو معیار

○ خلفاء احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں چندہ وقف جدید کی ادائیگی کے لحاظ سے دفتر وقف جدید نے درج ذیل معیار قائم کئے ہیں۔

1۔ عام چندہ دینے والے۔

2۔ معاون خصوصی۔

ایک خاص معیار کے مطابق چندہ وقف جدید ادا کرنے والوں کو معاون خصوصی کہا جاتا ہے۔ معاون خصوصی کے بھی دو معیار ہیں۔

الف:۔ معاون خصوصی صف اول۔ ایک ہزار یا ایک ہزار سے زائد ادا کرنے والے۔

ب:۔ معاون خصوصی صف دوم پانچ سو یا پانچ سو سے زائد ادا کرنے والے۔

3۔ دفتر اطفال میں خصوصی ادائیگی کرنے والے کو ننھا مجاہد اور ننھی مجاہدہ کہا جاتا ہے۔

ننھا مجاہد۔ ایک سو روپیہ یا زائد ادا کرنے والے اطفال۔

ننھی مجاہدہ۔ ایک سو روپیہ یا زائد ادا کرنے والی ناصرات۔

(ناظم مال وقف جدید)

☆☆☆☆☆☆

مرتبہ: ابن رشید

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

"رواداری کا فقدان"

جناب اصغر علی گھرال صاحب اپنے ایک کالم میں لکھتے ہیں:

"ساری دنیا میں اس پر خوشگوار حیرت کا اظہار کیا گیا ہے کہ رومن کیتھولک رہنما پوپ جان پال دوم نے روم میں ایک تقریب کے دوران کلیسا کے 2000 سالہ گناہوں اور غلطیوں کی معافی مانگ لی ہے۔ انہوں نے اس ناکامی پر بھی اظہار ندامت کیا۔ کہ کلیسا دوسرے مذاہب کے ماننے والوں سے اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کا قبل ازیں اعتراف نہ کر سکا۔ انہوں نے یہودیوں کے ساتھ زیادتیوں پر بھی معذرت کی۔ مسلمانوں کے ساتھ 200 سالہ صلیبی جنگوں پر بھی اظہار افسوس کیا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ انکیوزیشن (مذہبی عدالتی احتساب) کا عرصہ کم و بیش 700 سال پر محیط ہے۔ جس دوران چرچ نے الحاد بے دینی بدعت اور جادو ٹونے کے الزام میں سائنس دانوں روشن خیال دانشوروں اور بے گناہوں پر زبردست تشدد کیا اور تقریباً 3 لاکھ افراد کو زندہ جلا دیا گیا۔ انہوں نے افریقہ امریکہ اور دوسرے ممالک میں مشنری ٹیموں کی زیادتیوں پر بھی معافی مانگی۔ پوپ نے مسیحوں کو سرزنش کی کہ وہ آج کے دور کی برائیوں اور زیادتیوں کی ذمہ داری بھی قبول کریں۔ یہ ایک صحت مند رجحان ہے۔ اس برملا اعتراف سے پوپ نے عظمت کردار کا ثبوت دیا ہے اور اس سے دنیا میں مذہبی رواداری کو فروغ ملے گا۔

اس سال خطیب حج عبدالعزیز بن عبداللہ الشیخ مفتی اعظم سعودی عرب نے خطبہ حج میں 20 لاکھ فرزندان توحید سے خطاب کرتے ہوئے امت مسلمہ پر زور دیا ہے کہ وہ جدید علوم حاصل کریں دین کے ساتھ ساتھ دنیا کی تعلیم حاصل کریں۔ ان کے نزدیک مسلمانوں کے زوال کا ایک بڑا سبب سائنس اور جدید علوم سے بے بہرہ رہنا اور مادی ترقی کے ذرائع سے صرف نظر ہے۔ انہوں نے علماء کرام سے فرمایا کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے دینا بند کر دیں۔ کسی کو بدعتی نہ کہیں۔ الزام تراشی نہ کریں۔ انہوں نے مسلمان سکالروں اور سائنس دانوں کے علاوہ علماء پر زور دیا کہ وہ تعلیم کے فروغ میں کردار ادا کریں اور پوری امت کو زیور تعلیم سے آراستہ کریں۔

...... آج کلیسا کی دیکھا دیکھی دوسرے مذاہب والوں کو بھی اقبال جرم کی توفیق ہونی چاہئے۔ برہمن نے غیر مذاہب کے علاوہ نیچی ذات کے ہندوؤں پر برے مظالم روا رکھے ہیں۔ مسلمانوں سکھوں عیسائیوں اور دوسری اقلیتوں پر آج مظالم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔

ہم دور کیوں جائیں۔ ماضی میں ہم سے جو غلطیاں ہوئیں سو ہوئیں۔ مسلمان آج بھی مسلمان کا گلا کاٹ رہا ہے۔ کفر کے فتوے ہیں۔ کلاشنکوفیں ہیں۔ کافروں اور بدعتیوں کا قلع قمع کرنا ثواب دارین ہے۔ ماضی میں معتزلہ اور قدریہ فرقوں کے ساتھ کیا کیا سلوک روا رکھا گیا۔ جب خلیفہ مامون رشید کے دور میں معتزلہ کا اقتدار آیا۔ بالادستی ہوئی تو مخالفین کے ساتھ اس سے بدتر سلوک ہوا۔ لطف کی بات یہ ہے۔ کہ جن عظیم دانشوں اور حکما کے روشن نظریات سے مغرب کے اندھیرے چھٹے۔ انہیں ہماری دینی درسگاہوں میں جگہ نہ مل سکی۔ ہم نے ان عظیم سائنس دانوں سے ہی نہیں امام ابو حنیفہ امام حسین اور امام مالک سے کب نیک سلوک کیا۔ ہم نے شاہ ولی اللہ، سرسید احمد خاں اور علامہ اقبال سے زندگی میں کیا سلوک کیا۔ کفر تک کے فتوے لگائے۔ ہم 21 ویں صدی میں بھی متعدد مسائل پر کھل کے گفتگو نہیں کر سکتے۔ ہمارے ہاں آج بھی رواداری کا فقدان ہے۔ کوئی ڈی بیٹ کوئی مکالمہ نہیں ہے۔ ہم گذشتہ نصف صدی میں آگے بڑھنے کی بجائے زوال پذیر ہوئے ہیں"۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور 2/اپریل 2000ء)

"فرقہ واریت: اسباب اور حل"

مذکورہ بالا عنوان پر ایک انٹرویو میں جاوید احمد غامدی صاحب تبصرہ کرتے ہوئے فرقہ واریت کے اسباب بیان فرماتے ہیں کہ:

"... میرے نزدیک اس کی ایک تو بنیادی وجہ ہے اور دو وجوہ کو آپ ثانوی وجوہات قرار دے سکتے ہیں۔ بنیادی وجہ ہماری مذہبی تعلیم ہے۔ یہ تعلیم اپنی اساس میں فرقہ واریت پر مبنی ہے۔ اس میں فرقہ واریت کو بطور اصول تعلیم شامل کیا گیا ہے۔ یہ ابتداء سے انتہاء تک فرقہ واریت کا ذہن پیدا کرتی ہے۔ دوسری ضمنی وجوہ میں سے ایک یہ ہے کہ ہم نے مساجد بالخصوص جامع مساجد کو علماء کے سپرد کر دیا ہے، حالانکہ یہ حکومت کے زیر اہتمام ہونی چاہئیں۔ اسلامی اصول کے تحت بالخصوص جمعہ کا خطبہ حکمران یا اس کے کسی نمائندے کو دینا چاہئے۔ یہ منصب ہم نے مولوی کو دے دیا ہے۔ لہٰذا وہ اپنی فرقہ واریت کو دنیا کے موثر ترین پلیٹ فارم پر ہر ہفتے پیش کرنے کی پوزیشن میں ہے۔ اس سے فرقہ واریت مستحکم تر ہوتی چلی جائے گی۔ دوسری ضمنی وجہ ہمارے نظام تعلیم کا دوہرا پن ہے۔ بجائے اس کے ایک ہی جگہ لوگ بنیادی تعلیم حاصل کریں اور اس کے بعد دینی علوم میں اختصاص کریں وہ عام تعلیم کے بالمقابل ایک بالکل مختلف نظام تعلیم سے ابتداء کرتے ہیں۔ کوئی شخص ڈاکٹر بننے کے لئے پہلے دن طبی مدرسہ میں داخل نہیں ہوتا۔ بلکہ پہلے وہ عام تعلیم حاصل کرتا ہے جو سب کے لئے یکساں ہے۔ پھر اپنے خاص فن میں تخصیص حاصل کرتا ہے۔ اس متوازی نظام تعلیم نے مذہبی رہنماؤں کو معاشرے سے کاٹ کر رکھ دیا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے وجود کی حفاظت ہی فرقہ واریت سے کرتے ہیں۔ فرقہ واریت کی موت ان کو اپنی موت نظر آتی ہے اس لئے فرقہ واریت ان کی تعلیم کا تقاضا ہے۔ ان کی تہذیب کا تقاضا ہے۔ ان کے مفادات کا تقاضا ہے۔ جو چیز اتنے تقاضوں کو پورا کرتی ہو۔ وہ کیسے ختم ہو سکتی ہے۔

سوال:.... آپ کے خیال فرقہ واریت کا علاج کیسے ممکن ہے؟

جواب: اس کا علاج ان تینوں وجوہ کا سد باب کرنے میں ہے۔ یعنی مذہبی تعلیم کا پورا نظام تبدیل کیا جائے اور اسے فرقہ واریت کی بجائے خالص قرآن و سنت کی بنیاد پر تعلیم میں تبدیل کیا جائے۔ مساجد کا اہتمام حکومت خود سنبھالے اور جمعہ کا خطبہ علماء کی بجائے حکمران اور ان کے نمائندے دیں۔ تعلیم میں مذہبی اور غیر مذہبی کی تفریق ختم کر دی جائے۔

سوال: مسلمانوں میں فرقہ واریت سے غیر مسلم جو منفی تاثر لے رہے ہیں۔ اسے کیسے زائل کیا جا سکتا ہے؟

جواب: بات یہ ہے کہ جو حقیقت ہوگی۔ اسے اپنے بھی محسوس کریں گے اور غیر بھی محسوس کریں گے۔ ہمارے اندر فرقہ وارانہ ذہنیت ہے۔ ہم اس کا اپنے علم اور عمل دونوں میں اظہار کرتے ہیں۔ یہ چیز بار ہا ہمارے ہاں متشددانہ رویوں میں بدل جاتی ہے۔ اس لئے غیر مسلم اس سے جو تاثر لیتے ہیں۔ اس کو بالکل ختم تو نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اتنی بات ضرور ممکن ہے کہ دین کے سنجیدہ خدام لوگوں بالخصوص غیر مسلموں کو یہ بتائیں کہ ایسی ذہنیت اور ان متشددانہ رویوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام کی تعلیم محبت اور اخوت کی تعلیم ہے۔ اس نے بد ظنی، تجسس اور غیبت کو بڑے گناہ قرار دیا ہے۔ وہ تو لوگوں میں یہ ذہن پیدا کرنا چاہتا ہے کہ دوسروں کے لئے سراپا سلامتی بن کر رہیں۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس آدمی کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ محفوظ نہیں ہیں۔ وہ سچا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسلام کی یہ تعلیم غیر مسلموں تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ یہ بات ان پر واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے پیغمبرؐ نے جو تعلیم دی، وہ وحدت آدم کی تعلیم تھی۔ یعنی کسی شخص کو حقیر مت خیال کرو۔ سب آدم کے بیٹے ہیں اور برتری کا فیصلہ آدمی کے اخلاقی رویوں پر ہوتا ہے۔ یہ چیز اگر ہم غیر مسلموں کے سامنے نمایاں کریں۔ ہمارے صحافی۔ ہمارے دانشور۔ اہل علم۔ اہل قلم۔ سب اس بات کو اجاگر کریں تو اس سے غیر مسلموں کا یہ تاثر بھی کم ہوگا اور فرقہ وارانہ ذہنیت رکھنے والے لوگوں کی بھی اصلاح ہوگی۔

سوال: فرقہ وارانہ دہشت گردی کی روک تھام کیسے ممکن ہے؟

جواب: میرے نزدیک اس کے لیے دو باتوں کو شب و روز مسجدوں۔ امام بارگاہوں اور ذرائع ابلاغ سے لوگوں تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ ایک یہ کہ کسی شخص کے کفر و ایمان کا فیصلہ کرنے کا حق کسی شخص کو نہیں ہے اور دوسرا یہ کہ کسی ایک انسان کی جان یا عزت یا آبرو کے خلاف اگر کوئی اقدام کیا گیا تو یہ ابدی جہنم کا باعث ہوگا۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ ہماری مساجد۔ امام بارگاہوں اور ذرائع ابلاغ نے اس ضمن میں بڑا مجرمانہ کردار ادا کیا ہے۔ اگر ہم دو تین مہینوں کے لئے اپنی تقاریر اور مقالات کا موضوع ہی اسی چیز کو بنا لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ بڑے پیمانے پر لوگوں کے ذہنوں کو بدلا جا سکتا ہے۔

سوال: غامدی صاحب! فرقہ واریت کا زہر جس انداز میں پھیل رہا ہے۔ اگر اس کی روک تھام نہ کی گئی تو یہ زہر عدلیہ اور فوج میں سرایت کر جائے گا۔ تو پھر کیا ہماری سوسائٹی ختم ہو کر نہیں رہ جائے گی؟

جواب: آپ کی یہ بات بالکل درست ہے کہ یہ سوسائٹی بالکل ختم ہو کر رہ جائے گی۔ پھر یہ جنگل ہوگا۔ انسانوں کا ملک نہیں ہوگا۔ کسی جگہ اور کسی ادارہ پر آپ اعتماد نہیں کر سکیں گے۔ عدالت۔ پولیس۔ یہاں تک کہ تعلیمی درس گاہیں بھی میرٹ کی بنیاد پر فیصلے نہیں کریں گی۔ لوگ اپنی فرقہ بندیوں کی بنیاد پر "انصاف" مہیا کریں گے اور اس کے منفی اثرات ہر شعبہ پر پڑیں گے۔ اگر سوسائٹی اقدار کی بنیاد پر قائم ہے تو وہ ایک انسانی اور مہذب سوسائٹی ہے اور اگر وہ رنگ۔ نسل۔ فرقے اور مذہب کی تفریق پر قائم ہے تو پھر وہ بھیڑیوں کی جگہ ہے۔ وہ جب بھی موقع پائیں گے۔ ایک دوسرے کو کھا لیں گے۔

(روزنامہ "پاکستان" 13/اپریل 2000ء)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

☆مکرم محمد احمد نعیم صاحب مربی سلسلہ وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ کی والدہ محترمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ محترم صوبیدار ملک محمد اشرف صاحب 1/7 دارالنصر غربی ربوہ کافی عرصہ علیل رہنے کے بعد مورخہ 14 مارچ 2001ء بروز بدھ بعمر 64 سال وفات پاگئیں 15 مارچ 2001ء کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم ارشاد وقف جدید انجمن احمدیہ نے دعا کروائی مرحومہ نے خاوند کے علاوہ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں موصوفہ محترم محمد شفیق قیصر صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی بڑی بھاوجہ تھیں اور محترم مولانا عبدالرشید صاحب زیروی مولوی فاضل کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔

احباب سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کے عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دعائے نعم البدل

☆عزیزم سید منور احمد صاحب کارکن وکالت تصنیف لکھتے ہیں۔

میرا بھتیجا عزیزم سید علی عباس عمر 8 سال مورخہ 7 مارچ 2001ء دوپہر ایک بجے ایک حادثہ کے نتیجہ میں فضل عمر ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وفات پا گیا۔

عزیزم اپنے بڑے بھائی کے ساتھ گھر کے دروازے کے سامنے رکشا میں کھیل رہا تھا کہ اس نے بھائی کو کہا کہ رکشہ کو دھکا لگاؤ میں اسے چلاتا ہوں۔ بھائی نے ابھی دھکا لگایا ہی تھا کہ رکشا سٹارٹ ہو گیا۔ اور سیدھا ایک درخت کے ساتھ جا ٹکرایا۔ سر میں شدید چوٹ آئی۔ ناک۔ کان اور منہ سے خون بہنے لگا۔ فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا مگر بدقسمتی سے زیادہ خون بہہ جانے اور چوٹ کی تاب نہ لاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔

عزیزم نصرت جہاں اکیڈمی کی دوسری کلاس میں پڑھتا تھا وہ ایک ہونہار طالب علم تھا۔ عزیزم کی اچانک وفات کا بہت صدمہ پہنچا ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

☆مکرم محمد نواز صاحب زعیم خدام الاحمدیہ نصیر آباد حلقہ سلطان چند روز سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

☆مکرم صفی الرحمن خورشید سنوری صاحب مینیجر نصرت آرٹ پریس کے بڑے بھائی مکرم حنیف الرحمن صاحب مقیم برطانیہ دل کے عارضہ اور گردوں کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ اپریشن متوقع ہے۔

☆عزیزم مکرم محمود احمد صاحب مقیم مانچسٹر (برطانیہ) کے مثانے کا آپریشن ہو گیا ہے کمزوری بہت ہے۔

تقریب شادی

عزیزم مکرم خدا بخش سلیم صاحب (بلال P.C.O) آف احمد نگر ربوہ کی شادی مورخہ 13- فروری 2001ء کو ہمراہ محترمہ عابدہ پروین صاحبہ بنت مکرم اللہ بخش صاحب آف محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ سے سر انجام پائی۔ اگلے روز 14 فروری 2001ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

☆☆☆☆

ولادت

☆مکرم نور احمد عابد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے عزیزم نصیر احمد اور بہو عزیزہ راحیلہ لندن کو بتاریخ 19-2-2001 فرزند عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "ولید احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا پڑپوتا اور مکرم میر محمد اسلم صاحب آف گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی دراز عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

☆☆☆☆

اعلان داخلہ

1- فیڈرل پوسٹ گریجوایٹ انسٹی ٹیوٹ لاہور نے FCPS Part 1 کے لئے 27 دن Extensive Review کورس میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 24 مارچ ہے مزید معلومات کے لئے دیکھئے جنگ 11 مارچ 2001ء۔

2- NED یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی نے PGD کمپیوٹر سائنس اور PGD انفارمیشن ٹیکنالوجی میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ درخواستیں 27 مارچ تک جمع کروائی جا سکتی ہیں۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان 12 مارچ 2001ء

(نظارت تعلیم)

سیکرٹریان وقف نو و واقفین نو بچے

والدین واقفین نو متوجہ ہوں

مورخہ 7 اپریل 2001ء بروز ہفتہ سے لینگویج سنٹر وکالت وقف نو (بیت الاظہار) میں واقفین نو کو روسی زبان سکھانے کی کلاس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔

روسی زبان سیکھنے کے خواہشمند واقفین نو بچے بچیاں اور دیگر احباب (مرد و خواتین) سے درخواست ہے کہ مورخہ 3-4-2001 بروز منگل بوقت ساڑھے پانچ بجے بعد نماز عصر وکالت وقف نو میں تشریف لے آئیں۔

نوٹ:۔ یہ اعلان صرف ربوہ کے اہالیان کے لئے ہے۔

(وکالت وقف نو)

سانحہ ارتحال

☆مکرم قریشی محمود احمد طاہر صاحب دارالعلوم جنوبی کے بہنوئی مکرم رائے مشتاق احمد صاحب ابن مکرم رائے محمد ملک صاحب مرحوم اپنڈیکس کی انتڑی پھٹ جانے کی وجہ سے مورخہ 22-2-2001 بروز جمعہ وفات پا گئے مرحوم کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور اگلے روز بیت المہدی میں عصر کی نماز کے بعد جنازہ پڑھا گیا اور پھر عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر سابق امیر ضلع فیصل آباد مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نے دعا کرائی مرحوم کی عمر تقریباً 66 برس کی تھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ 9 بیٹیاں اور 3 بیٹے چھوڑے ہیں۔ جن میں سے 8 بیٹیوں اور 2 بیٹوں کی شادی ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆محترم کرنل ولی الرحمن صاحب سیکرٹری مال و وقف نو ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم کرنل صفی الرحمن (مرحوم) صاحب کی بیگم محترمہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ جو کہ مکرم پیر خلیل احمد صاحب کی بیٹی حضرت پیر افتخار احمد صاحب کی پوتی اور حضرت صوفی احمد جان صاحب کی پڑپوتی تھیں مورخہ 28 فروری 2001ء دن کے ساڑھے بارہ بجے امریکہ میں بعمر 66 سال لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ ان کی تدفین امریکہ میں مورخہ 3 مارچ 2001ء کو ہوئی۔

مرحومہ نیک اور پارسا خاتون تھیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

ویمن میڈیکل آفیسر MBBs ہونا لازمی ہے چھ ماہ کا ہاؤس جاب ضروری ہے۔

سٹاف نرسز پاکستان نرسنگ کونسل کی رجسٹرڈ ہونی چاہئیں۔ تجربہ کو فوقیت دی جائے گی۔

ڈاکٹر کو گریڈ 3804-258-37-6900 کی تنخواہ ماہوار اور مہنگائی الاؤنس -/1000 روپے ماہوار ملے گا۔

سٹاف نرسز کو گریڈ 2230-78-3790 کی تنخواہ ماہوار اور مہنگائی الاؤنس -/1000 روپے ماہوار ملے گا۔

فضل عمر ہسپتال کا فون نمبر 213909-213970

ای میل ایڈریس Email

1-foh@sgd.nexlinx.net.pk

2-fazaleomar@yahoo.com

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 2

میں معمولی واقعہ ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے۔ اپنی محنت اور کوشش کی کچھ حقیقت آپ کی نظر میں نہیں۔ خدا تعالیٰ ہی پر بھروسہ اور اسی ذات میں سہارا اور اطمینان آپ کو حاصل ہے۔ آپ کو اپنی تمام قوتوں پر اس قدر قدرت اور حکومت حاصل ہے۔ کہ ہر جذبہ اور جوش آپ کے زیر فرمان ہے۔ آپ کا قلب اتنا وسیع اور آرام یافتہ ہے کہ کوئی نقصان آپ کی نظر میں نقصان رہتا ہی نہیں۔ بلکہ آپ ہر چیز کے بہترین اور اعلیٰ پہلو کو دیکھتے ہیں۔ کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ ایک نادان لڑکی کا مقابلہ تھا۔ اس کی معمولی غفلت اور سہل انگاری اس کی شفیع ہو سکتی ہے۔ مگر نہیں یہ عفو و درگزر آپ کی فطرت میں داخل تھا۔

(الفضل قادیان 15 جنوری 1929ء ص 5-4)

دورہ نمائندہ الفضل

مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ روزنامہ الفضل (شعبہ اشتہارات و خریداری) آج کل ضلع کراچی کے دورہ پر ہیں۔ تمام خریداران الفضل سے درخواست ہے کہ وہ اپنے الفضل کے چندہ جات مقرر کردہ شرح کے مطابق نمائندہ موصوف کو ادا کر کے ممنون فرمائیں نیز کاروباری حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے کاروبار کے فروغ کے لئے روزنامہ الفضل میں اشتہارات دے کر شکریہ کا موقع دیں امیر صاحب ضلع، صدران مربیان کرام اور جملہ احباب جماعت اور خریداران الفضل سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل)

خبریں

ربوہ: 16 مارچ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 15 زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 17 مارچ - غروب آفتاب 6.20
☆ اتوار 18 مارچ - طلوع فجر 4-52:
☆ اتوار 18 مارچ - طلوع آفتاب 6.13:

بھارتی حکومت کے خلاف مورچہ - بھارت میں اسلحہ کی خریداری میں رشوت سکینڈل نے انتہائی سنگین بحران کی شکل اختیار کر لی ہے - بھارتی وزیر دفاع جارج فرنینڈس نے استعفیٰ دے دیا ہے - دوسری طرف حکمران نیشنل ڈیموکریٹک الائنس میں شامل ترنمول کانگرس کی رہنما اور وفاقی وزیر ریلوے نے اتحاد سے نکلنے کا اعلان کر دیا ہے - کانگرس کے علاوہ دیگر اپوزیشن جماعتوں نے بھارتی حکومت کے خلاف "لوک مورچہ" بنا دیا ہے -

آئین میں تبدیلی کرنا پڑی تو کریں گے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ چیک اینڈ بیلنس کے لئے آئین میں تبدیلی کرنا پڑی تو کریں گے - جو اقدامات کئے جا رہے ہیں ان کو کوئی ریورس نہیں کر سکے گا - ایک فرد میں سارے اختیارات کا ارتکاز نہیں ہوگا - سیاسی مسائل کا آئینی حل ہوگا -

اغوا ہونے والا طیارہ مدینہ منورہ میں - چیچن ہائی جیکر استنبول سے ماسکو جانے والے روسی طیارے کو اغوا کر کے مدینہ منورہ لے گئے - روسی حکام کے مطابق طیارے میں 162 - افراد سوار ہیں - ہائی جیکروں کی تعداد دو ہے - انہوں نے استنبول سے پرواز کرتے ہی طیارے کو اپنے کنٹرول میں لے لیا تھا -

مسئلہ کشمیر میں کوفی عنان کی خدمات اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے پاکستان اور بھارت پر زور دیا ہے کہ وہ ماضی کے زخم بھر لیں اور مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے براہ راست مذاکرات کریں کیونکہ ان مذاکرات کا صحیح وقت آ گیا ہے - انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت دونوں کی رضامندی کے بغیر اقوام متحدہ مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے سلسلہ میں مداخلت نہیں کرے گی - پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی میں کمی علاقائی امن اور استحکام کے لئے ضروری ہے -

صدر کا اسمبلی توڑنے سے انکار - وزیراعظم آزاد کشمیر نے ایوان صدر میں صدر آزاد کشمیر سے ملاقات میں مقبوضہ کشمیر کی تازہ ترین صورت حال اور آزاد کشمیر کے حوالے سے تفصیلی بات چیت کی - وزیراعظم نے ملاقات کے دوران انہیں اسمبلی اور حکومت تحلیل کرنے کا مشورہ دیا - لیکن صدر نے وزیراعظم کے اس مشورے پر اتفاق کرنے سے انکار کر دیا -

بجلی اور گندم کے نرخوں میں بھی کمی کا فیصلہ

وفاقی حکومت نے بجلی اور گندم کے نرخوں میں بھی کمی کے لئے گیارہ ارب روپے مختص کر دیئے ہیں۔ جس سے بجلی کے صارفین اور گندم کاشت کرنے والے کاشتکاروں کو سبسڈی دے کر اس سال گندم اور بجلی کے نرخوں میں کمی کر دی جائے گی - وفاقی حکومت کی جانب سے یہ بات لاہور ہائی کورٹ کو پیپلز [illegible] فورم پنجاب کے سیکرٹری میاں محمد حنیف طاہر کی رٹ درخواست کے جواب میں بتائی گئی -

کالا باغ ڈیم سمیت تمام ڈیم ضروری ہیں

واپڈا کے چیئرمین نے کہا ہے کہ ملک میں پانی کے ذخائر میں کمی خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے جس سے نہ صرف واپڈا بلکہ زراعت کو بھی شدید نقصان پہنچ رہا ہے انہوں نے کہا کہ ہم کسی تنازعہ میں پڑے بغیر آگے بڑھنا چاہتے ہیں ملک کے لئے کالا باغ ڈیم سمیت تمام ڈیم ضروری ہیں -

مذہبی انتہا پسندی کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے گا -

چیف ایگزیکٹو نے اعلان کیا ہے کہ سیاسی نظام کی ری اسٹرکچرنگ کی تفصیلات کا اعلان 25 مارچ کو ہوگا - ان کی حکومت مذہبی انتہاء پسندی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گی - وہ کراچی اسٹاک ایکسچینج کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ واریت اور امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر قابو پانے کے لئے کابینہ کے اجلاس میں اہم فیصلے کئے ہیں - انہوں نے کہا کہ اس ملک میں 99 فیصد اعتدال پسند مسلمان بستے ہیں جبکہ مذہبی انتہا پسندوں کی تعداد ایک فیصد ہوگی - جنہوں نے اس بڑی اکثریت کو اپنا یرغمال بنا رکھا ہے -

فرقہ پرست رہنماؤں سے سیکیورٹی گارڈ واپس لینے کا اعلان - حکومت پنجاب نے مختلف انتہاء پسند فرقہ وارانہ جماعتوں سے تعلق رکھنے والے مبینہ طور پر دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث رہنماؤں کی حفاظت کے لئے فراہم کئے گئے سیکیورٹی گارڈ کو فوری طور پر واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ ایسے عناصر سرکاری خرچ پر کسی حفاظتی سہولت کے مستحق نہیں ہے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو بھی ہدایت کی گئی ہیں کہ وہ بلا تفریق اسلحہ کی کھلے بندوں نمائش پر عائد پابندی پر عملدرآمد کو یقینی بنائیں -

پٹرول کی قیمتوں میں نظر ثانی - وفاقی سیکرٹری پٹرولیم نے کہا ہے کہ جون میں پھر پٹرولم کی قیمتوں پر نظر ثانی کی جائے گی - پی ٹی وی کے ایک پروگرام میں اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قیمتوں میں رد و بدل کے حساب سے ہم بھی رد و بدل کریں گے - انہوں نے کہا کہ عالمی منڈی میں تیل کی قیمتیں پہلے سے بھی کم ہوتی رہی ہیں مگر بدقسمتی سے اس کمی کا فائدہ عوام کو نہ دیا گیا - انہوں نے واضح کیا کہ تیل کی قیمتوں میں کمی کے ساتھ ٹیکسوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے - انہوں نے کہا کہ حکومت کی انتظامی مشینری اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ٹرانسپورٹ کے کرائے کم ہوں -

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے - ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
(رجسٹرڈ)
تیار کردہ: **ناصر دواخانہ** گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دار الفضل ربوہ سے خالص دیسی گھی، کریم، دودھ، مکھن، دہی، پنیر، کھویا حاصل کریں
سعید اللہ خان 213207

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی - اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

2 عدد مکان برائے فروخت
رقبہ 1-1 کنال بالکل نئے تعمیر شدہ بجلی، پانی، گیس اور ٹیلیفون کے ساتھ دیگر سہولیات بھی میسر ہیں -
واقعہ دار الصدر غربی ربوہ فوری رابطہ
سلطان محمود ناصر 5/38 فیکٹری ایریا ربوہ 213558
اکبر احمد 32/4 دار الصدر غربی ربوہ فون 212866

AMERICAN TRADERS
(F.Z.E)UNITED ARAB EMIRATES

We are supplying textile machinery (new-secondhand) to south asian countries since two decades. We have all kind of looms-embroidery and knitting machines, raschual machine(to make curtain of net) available for very competitive prices now. Complete unit of Nonwoven (monopoly in pakistan) also available. We can also provide you all kind of trading services in U.A.E

PLEASE CONTACT- SHAKER AHMAD
TEL- 00971-506354262 FAX- 0097165334713
EMAILS-globaltm@emirates.net.ae and texmach@hotmail.com
visit us at-www.american-traders.co.ae and americantraders.bizland.com
we can also assist you to setup your Business in Quota free countries.

CPL 61